نحمدہ و نصلی علی رسالہ الکریم امابعد

فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلۡ یٰعِبَادِیَ الَّذِیۡنَ اَسۡرَفُوۡا عَلٰۤی اَنۡفُسِہِمۡ لَا تَقۡنَطُوۡا مِنۡ رَّحۡمَۃِ اللّٰہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ یَغۡفِرُ الذُّنُوۡبَ جَمِیۡعًا ؕ اِنَّہٗ ہُوَ الۡغَفُوۡرُ الرَّحِیۡمُ (سورہ زمر 53)

ترجمہ: اے حبیب آپ فرما دیجئے کہ اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی، اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا، بیشک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے، بیشک وہی بخشنے والا مہربان ہے۔

وَ اَنِیۡبُوۡۤا اِلٰی رَبِّکُمۡ وَ اَسۡلِمُوۡا لَہٗ مِنۡ قَبۡلِ اَنۡ یَّاۡتِیَکُمُ الۡعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنۡصَرُوۡنَ (سورہ زمر 54)

ترجمہ: اپنے رب کی طرف رجوع کرو-اور-اس وقت سے پہلے اس کے حضور گردن رکھو کہ تم پر عذاب آئے پھر تمہاری مدد نہ کی جائے۔

وَ اِنِّیۡ لَغَفَّارٌ لِّمَنۡ تَابَ وَ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اہۡتَدٰی. (طٰہٰ:۸۲)

ترجمہ: بیشک میں اس آدمی کو بہت بخشنے والا ہوں جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک عمل کیا پھر ہدایت پر رہا۔

وَ لَا تَایۡئَسُوۡا مِنۡ رَّوۡحِ اللّٰہِ ؕ اِنَّہٗ لَا یَایۡئَسُ مِنۡ رَّوۡحِ اللّٰہِ اِلَّا الۡقَوۡمُ الۡکٰفِرُوۡنَ. (یوسف:۸۷)

ترجمہ: اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو، بیشک اللہ کی رحمت سے کافر لوگ ہی ناامید ہوتے ہیں۔

وَ مَنۡ یَّقۡنَطُ مِنۡ رَّحۡمَۃِ رَبِّہٖۤ اِلَّا الضَّآلُّوۡنَ. (حجر:56)

ترجمہ: گمراہوں کے سوا اپنے رب کی رحمت سے کون ناامید ہوتا ہے؟

لَا یَسۡـَٔمُ الۡاِنۡسَانُ مِنۡ دُعَآءِ الۡخَیۡرِ ۫ وَ اِنۡ مَّسَّہُ الشَّرُّ فَیَـُٔوۡسٌ قَنُوۡطٌ. (حٰمٓ السجدۃ:49)

ترجمہ: آدمی بھلائی مانگنے سے نہیں اکتاتا، اور اگر کوئی برائی پہنچے تو بہت ناامید، بڑا مایوس ہو جاتا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ دو باتوں میں ہلاکت ہے (1) مایوسی۔ (2) خود پسندی۔

حضرت امام محمد غزالی رَحْمَۃُاللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن مسعود نے ان دو باتوں کو جمع فرمایا کیونکہ سعادت کا حصول کوشش، طلب، محنت اور ارادہ کے بغیر ناممکن ہے اور مایوس آدمی نہ کوشش کرتا ہے اور نہ ہی طلب کرتا ہے جبکہ خود پسند آدمی یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ وہ خوش بخت ہے اور اپنی مراد کے حصول میں کامیاب ہو چکا ہے اس لئے وہ کوشش کرنا چھوڑ دیتا ہے۔(احیاء علوم الدّین)

امام صاحبان کو مشورہ

مساجد کے امام صاحبان خطبہ کے تحت دی گئیں آیات کی تفسیر، خزاین العرفان اور دوسری تفسیر کی کتابوں میں پڑھنے کی عادت ڈالیں تاکہ ہر آیت کے تحت تفصیلات سے آگاہ ہوتے رہیں اور مطالعہ کریں تاکہ معلومات میں اضافہ ہوتا رہے. امید ہے کہ آپ حضرات اس مشورہ پر عملی طور سے توجہ دیں گے. اِن شاءاللہ

یاد رکھنے کی باتیں

1. بندہ مومن کا تعلق بہر حال اپنے رب سے بنا رہنا چاہیے بطور خاص ایسے حالات میں جب سیاسی سماجی ماحول سازگار نہ ہو-اور-بندہ معاشی طور پر پریشان حال ہو کیونکہ ایسے وقت کی مایوسی ہی بندے کو کفر تک لے جاتی ہے.
2. ہندوستان کے کثیر المذاہب سماج کے تناظر میں سیکولرازم کی ہوا میں بہہ جانے والے مسلمانوں پر بطور خاص ہمیں توجہ دینا چاہیے کیونکہ معاشی طور پر پریشان حال مسلمان کبھی کبھی ایسی روش پر چل پڑتے ہیں جو کفر و شرک اور حرام کی روش ہوتی ہے اور بس دنیا بنانے کی کوشش میں اسلام کی راہ سے بھٹک جاتے ہیں.
3. مشہور محاورہ ہے کہ مایوسی کفر ہے اور ناامیدی کفر و شرک کے گڈھے میں گرا ڈالتی ہے، بھارت کے نام نہاد سیکولر مسلم لیڈر بھی اسی بیماری کا شکار ہو کر کہیں بھی سر ٹیک دیتے ہیں اور کسی بھی مجسمے پر پھول مالا پیش کرنے لگتے ہیں، وہ یہی سوچ کر کرتے ہیں کہ ایمان داری کی روش اپنائی تو سیاست کے گلیاروں میں کامیاب ہونا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے. حالانکہ یہ ان کی بھول اور نری جہالت ہے.
4. بھارت جیسی مثال دنیا کی کسی سرزمین پر نہیں کہ یہاں خدمت خلق کرنے اور انسانی زندگی کو آسان بنانے کی وجہ سے مسلم حکمرانوں نے صدیوں حکومت کی ہے اور اللہ والوں نے آج بھی بھارت کے شہریوں کے دل و دماغ پر اپنی حکومت باقی رکھی ہے.
5. یعنی بھارت کے مسلمانوں کو اپنی تاریخ کو پڑھنا چاہیے اور اپنی شریعت سے واقف رہنا چاہیے تاکہ دین و دنیا کی کامیابی کے لئے دوسروں کی روش پر چلنے کی ضرورت نہ پڑے اور

برادران اسلام! ہم نے قرآن پاک کی چند آیتیں پیش کی ہیں اور ہر آیت کسی خاص پس منظر میں پیش کی گئی ہے لیکن سب کو پیش کرنے کا مقصد صرف یہی ہے کہ ہم ہر حال میں اپنے آپ کو حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رکھیں اور بہر حال اپنے رب کی بارگاہ سے خیر و عافیت اور بھلائی کی امید لگا کر رکھیں. گزشتہ چند سالوں سے ہمارے مسلم سماج میں ایک عجیب سی وحشت، ایک عجیب دہشت اور ایک تشویش ناک خوف دیکھا جارہا تھا جو حالیہ پارلیمانی انتخابات کا مثبت نتیجہ آنے کے بعد کم ہوتا نظر آرہا ہے.

ہمارے حساب سے سی اے اے، این آر سی، یونیفارم سول کوڈ جیسے مسائل زیادہ پریشان کررہے تھے جو وقتی مسائل تھے کہ جب پیش آتے تب مشکلیں پیدا کرتے لیکن مختلف صوبوں میں اور مرکزی حکومت کے تحت جو پریشانیاں کھڑی کی جاتی رہیں وہ بھی ہمیں مایوسی کی طرف ڈھکیل رہی تھیں، مرکزی حکومت نے دیگر اقلیتوں سمیت مسلمانوں کے مفادات کے لئے کام کرنے والی وزارت اور تعلیمی سہولتیں فراہم کرنے والی مولانا آزاد نیشنل فاؤنڈیشن کو ختم کردیا، اترپردیش، اتراکھنڈ اور آسام جیسی ریاستوں میں مسجد، مدرسہ اور اذان و نماز کو بنیاد بنا کر بھی سرکاری سطح پر بہت سے مسائل کھڑے کیے گئے، حالیہ پارلیمانی نتائج کو دیکھ کر ہم نے راحت کی سانس لی ہے لیکن ایک بات ہم بھول رہے ہیں کہ جسے بھی ہم اپنا خیر خواہ سمجھتے ہیں وہ حقیقت میں ہمارا خیر خواہ نہیں بلکہ اس کی سیاسی مجبوری ہے لیکن اس کے باوجود ایسے لوگوں نے انتخابات میں کسی مسلم لیڈر کو اپنے پاس بھٹکنے نہیں دیا، اس کی وجہ سے بھی بہت سے مسلم لیڈر بلکہ عام مسلم شہری بھی مایوسی کا شکار ہو گیا.

ایسی تمام صورت حال سے ہم کو یہی سبق لینا چاہیے کہ ہمیں اپنے وطن عزیز بھارت میں اپنے سیاسی سماجی وجود کی لڑائی اور سر اٹھا کر جینے کا حق خود ہی حاصل کرنا پڑے گا، آپ جانتے ہیں کہ بہت سے ایسے مسائل ہیں جن کو ہم عدالت میں لے جانے کی ہمت نہیں کرتے، اس لئے بھی وہ مسائل ہمارے لئے بڑی بڑی مشکلیں پیدا کردیتے ہیں، اس لئے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے ہمیں اپنا حوصلہ بنائے رکھنا چاہیے اور جو مسئلہ جس طریقے سے حل ہو جائے، وہ طریقہ بہر حال اپنانا چاہیے.

لیکن سو بات کی ایک بات یہ ہے کہ جب ہمارا رشتہ ہمارے رب سے کمزور پڑتا ہے اور کبھی کبھی ٹوٹ جاتا ہے تو ہماری تدبیریں بھی کام نہیں کرتیں اور ہم مایوس ہونے لگتے ہیں، تو یاد رکھیں کہ یہ مایوسی اور ناامیدی اس لئے بھی آتی ہے کیونکہ ہم نے اپنا رشتہ اپنے رب سے توڑ لیا ہے، اب بھی ہمیں اپنی شریعت سے آگاہ رہتے ہوئے اس پر قائم رہنے کی کوشش کرنا چاہیے تاکہ دنیا کی مایوسی، دین سے دوری کا خطرناک سبب نہ بن جائے.

اللہ تعالیٰ ہم سب کو کہنے سننے اور پڑھنے لکھنے سے زیادہ عمل خیر کی توفیق عطا فرمائے. آمین ثم آمین یارب العالمین بحق سید المرسلین علیہ الصلوۃ والسلام

پیغام عمل

عزت والی تعمیر و ترقی کا راستہ، تعلیم سے ہو کر گزرتا ہے، آج بھارت میں تجارت پیشہ خوش حال مسلم گھرانے واقعی تعمیر و ترقی کے میدان میں بہت آگے ہیں اور سماج و حکومت کی نظر میں قابل احترام ہیں لیکن ان کی تعمیر و ترقی کو رفتار دینے والے بھی وہی لوگ ہیں جنھیں نے اعلیٰ تعلیم حاصل کی ہے اور پروفیشنل کورسیز میں اعلیٰ ڈگریوں کے ساتھ خاصا تجربہ رکھتے ہیں، اسی طرح بڑی بڑی کمپنیوں کے مالکان بھی تعلیم یافتہ شہریوں کے محتاج ہیں اور بھارت میں نیتا گیری والی تجارت اور سیاست پیشہ کو چھوڑ کر ہر شعبے اور محکمے میں تعلیم یافتہ افراد کی ضرورت بنیادی حیثیت رکھتی ہے، اس لئے یہ طے ہو جاتا ہے کہ تعمیر و ترقی کا واضح راستہ، تعلیم ہی سے ہو کر گزرتا ہے۔

اس لئے ہم کل ہند امام فاؤنڈیشن کی جانب سے نیشنل ایلجیبیلیٹی انٹرنس ٹیسٹ (نیٹ) کے اعلیٰ سطحی امتحان میں اول اور اعلیٰ مقام حاصل کرنے والے مسلم لڑکیوں اور لڑکوں کو مبارک باد پیش کرتے ہیں اور ان کے روشن مستقبل کے لئے دعائیں کرتے ہیں۔

آمنہ عارف کڑی والا ممبئی،

ماذن منصور قدوئی بہار، ارم قاضی راجستھان اور سید عارفین یوسف تمل ناڈ نے 720 میں سے 720 نمبر حاصل کر کے پورے بھارت میں اول مقام حاصل کیا ہے جب کہ معراج عالم ابن انور علی دودھی نگر پنچایت اور معصوم رضا انصاری ابن قاری آفتاب صاحب پڈرونہ ضلع کشی نگر پروانچل اتر پردیش نے بھی خاص مقام حاصل کر کے اپنے روشن مستقبل کی منصوبہ بندی کر لی ہے۔ آپ حضرات کو معلوم ہونا چاہیے کہ یہ مقابلہ جاتی امتحان بڑے پیمانے پر بھارت سرکار کراتی ہے جس میں امسال 23 لاکھ بچے بچیوں نے حصہ لیا جن میں سے 13 لاکھ سے زائد نے امتحان پاس کر لیا ہے، اب ان کے حاصل کردہ نمبروں کی مناسبت سے میڈیکل سائنس اور میڈیکل کے دیگر شعبے میں پڑھنے کا موقع ملے گا یعنی مفت داخلہ اور اعلیٰ سرکاری سہولتوں کا فائدہ ملے گا۔ ہمیں چاہیے کہ وہ تمام مسلم طلبہ اور طالبات جنھوں نے نیٹ کے امتحان میں کامیابی حاصل کی ہے، ان کی حوصلہ افزائی کریں تاکہ دوسرے تیاری کر رہے بچوں کو ہمت و حوصلہ ملے۔